سلسلہ دارالتصنیف صوفیہ نمبر (۲۳۸)

ISBN 81 - 87702 - 21 -

جملہ حقوق اشاعت محفوظ ہیں

نام کتاب : مبارک دن مقدس راتیں

مولف : مولانا قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری

کمپیوٹر کتابت : مصطفیٰ سعید

SSS Computer Graphics

21-1-247، بازار گھانسی، نزد ہائی کورٹ

رکاب گنج حیدرآباد۔ فون نمبر: 4562636, 4572192

مقام طباعت : اویس گرافکس۔ حیدرآباد

تعداد اشاعت : ایک ہزار

سن اشاعت : رمضان ۱۴۲۲ھ م نومبر ۲۰۰۱ء

ہدیہ :

کتاب ملنے کے پتے

۱) تصوف منزل 21-1-247 قریب ہائیکورٹ، حیدرآباد۔ فون: 4562636

۲) "گلشن اسمٰعیل" پلاٹ نمبر 95، سوریہ نگر کالونی، ٹولی چوکی، حیدرآباد۔ فون: 3562231

۳) 16-9-690 قریب پانی کی ٹانکی قدیم ملک پیٹ۔ حیدرآباد۔ فون: 4550540

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

حضور سرور کائنات ﷺ کا ارشاد ہے کہ کسی مسلمان کی وفات کے ساتھ ہی اسکے عمل کا دروازہ بند ہو جاتا ہے لیکن اسکی وفات کے بعد بھی تین باتوں کا ثواب مرحوم کی روح کو برابر پہنچتا رہتا ہے۔ ایک تو مرحوم کی نیک اولاد کی دعائے مغفرت ہے جو وہ اپنے والدین مرحومین کے حق میں کیا کرتے ہیں۔ دوسرے کوئی صدقہ جاریہ جیسے مسجد' مسافر خانہ' پل' باؤلی وغیرہ تعمیر کر دے تو جب تک مخلوق اس سے مستفید ہوتی رہتی ہے اسوقت تک برابر مرحوم کی روح کو وفات کے بعد بھی اس کا ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ تیسری چیز دینی علم جو مرحوم نے کسی کو سکھایا ہے تو جب تک وہ علم کی تقسیم واشاعت کا سلسلہ رہتا ہے اسکا ثواب بھی مرحوم کی روح کو مسلسل پہنچتا رہتا ہے۔

میرے مخلص جناب الحاج یوسف شریف صاحب ریلوے انجینیر (ریٹائرڈ) ہمیشہ اس جستجو میں رہتے ہیں کہ کوئی نہ کوئی ایسا نیک کام انجام دیا جائے کہ خود تو اسکا اجر پاتے ہی رہیں لیکن اپنے والد بزرگوار الحاج مولوی اسمٰعیل شریف صاحب مرحوم کی روح پر فتوح کو بھی اس کا ایصال ثواب ہو جائے چنانچہ قبل ازیں انجینیر صاحب موصوف نے "عظمت والدین" کے نام سے اس فقیر حقیر کی جمع کردہ چالیس احادیث نبوی پر مشتمل ایک کتابچہ بطور گلدستہ اپنے والد مرحوم کے فاتحہ چہلم کے موقع پر پندرہ سال قبل شائع فرمایا تھا۔

الحاج مولوی اسمٰعیل شریف مرحوم اپنی زندگی میں بڑے نیکوکار' پرہیزگار' تقوی شعار' شب بیدار اور تہجد گذار تھے۔ پچاسی (۸۵) برس کی ضعیف العمری کے باوجود شدید گرما میں بھی ماہِ رمضان المبارک کا کوئی روزہ ان سے کبھی قضا نہیں ہوا۔ ایک بار مرحوم سے ملاقات بھی ہوی تھی تو دیکھا کہ چہرہ پر نور' سر پر عمامہ' وضع قطع سے پابند سنت ہی نہیں بلکہ اخلاق واطوار اور رفتار و گفتار سے سچے عاشق رسول دکھائی دیتے تھے۔ حسن اتفاق سے مرحوم کی تاریخ ولادت بھی ۲۶/ رمضان المبارک ۱۳۲۲ھ یعنی شب قدر کی متبرک تاریخ ہے تو مرحوم کا انتقال عاشورہ کے مقدس ومتبرک دن یعنی ۱۰/ محرم ۱۴۰۷ھ کو ہوا جو مرحوم کے محبّ وشیدائے اہلبیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہونے اور مغفور و مقبول بارگاہ الٰہی

ہونے کی علامت ہے۔ اور یہ بھی حسن اتفاق ہے کہ مرحوم کو ۲۶ / رمضان ۱۳۲۲ھ جیسے مقدس دن پیدا ہونے کا شرف حاصل ہوا جسکو آج پورے ایک سو سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ یہ بڑی مسرت کی بات ہے کہ اپنے والد مرحوم کے یکصد سالہ یوم ولادت کی یاد منانے کی نیت سے مرحوم کے لائق فرزند جناب الحاج یوسف شریف صاحب نے مجھ سے خواہش کی کہ عبادات کیلئے مخصوص و مبارک دن اور مقدس راتوں کے فضائل' اعمال و عبادات پر مشتمل ایک کتابچہ ترتیب دوں تاکہ موصوف کے اس یادگار یوم کے موقع پر شائع کیا جاسکے جو مرحوم کی روح کے ایصال ثواب کیلئے ایک بہترین خراج عقیدت ثابت ہوگا کیونکہ ان بابرکت راتوں میں جاگنا اور رات رات بھر عبادت میں گذارنا مرحوم کا آخری وقت تک معمول رہا ہے جسکی وہ بڑی پابندی فرمایا کرتے تھے۔

الحمد للہ "مبارک دن مقدس راتیں" کے نام سے وہی کتابچہ اب آپ کے زیر مطالعہ ہے دعا ہے کہ اس کا ثواب مرحوم اسمٰعیل شریف صاحب کی روح کو پہنچے اور کتابچہ ہٰذا کی طباعت واشاعت میں جناب یوسف شریف صاحب نے جو کامل مالی تعاون فرمایا ہے اسکے لئے رب تبارک و تعالیٰ انھیں اجر کثیر عطا فرمائے اور ان کے اہل خاندان کیلئے اس کو ثواب جاریہ بنادے۔ عبادت کا سچا ذوق رکھنے والے برادران اسلام کو اس سے علمی و عملی استفادہ کی توفیق ہو اور ساتھ ساتھ اس حقیر علمی کاوش کو اس درویش خیر اندیش کیلئے بھی ذخیرہ آخرت بنادے آمین ثم آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ الطاہرین واصحابہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔ فقط

مرقوم ۲۹ / شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ
م ۱۶ / نومبر ۲۰۰۱ء بروز جمعہ
تصوف منزل قریب ہائیکورٹ۔
حیدرآباد۔ آندھرا پردیش۔

خادم العلم والعلماء
قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری
صدر سید الصوفیہ اکیڈمی
و
ایڈیٹر رسالہ صوفی اعظم

مبارک دن مقدس رات

قرآن پاک میں اللہ عزوجل نے فرمایا "وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ" (۱۴۔ابراھیم۔۵) یعنی "اور لوگوں کو اللہ کے دنوں کی یاد دلاتے رہو" سوال یہ ہے کہ اللہ کے دن کون کون سے ہیں کیونکہ ہر دن اور ہر رات کو خالق کردگار ہی نے پیدا فرمایا ہے۔ لیکن بعض دنوں کو بعض دنوں پر اور بعض راتوں کو بعض راتوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے کیونکہ تخلیق کائنات کے آغاز ہی سے بعض دنوں اور بعض راتوں میں کچھ تاریخ ساز اور یادگار واقعات پیش آئے اور اللہ تعالٰی کی روشن نشانیاں ظاہر ہوئیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دن اور رات مخصوص، متبرک اور مقدس بن گئے۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب احیاء العلوم میں اللہ والے دنوں اور راتوں کی ایک طویل فہرست دی ہے جن کو یہاں صرف شمار کر دینا مناسب ہوگا۔

انیس (۱۹) مبارک دن :

۱) یوم عاشورا ۲) ۲۷ر رجب روز معراج ۳) ۱۵ر شعبان کا دن

۴) ۱۷ر رمضان غزوہ بدر کا دن ۵) یوم عیدالفطر

۶) تا ۱۸) یکم ذی الحجہ تا ۱۳ر ذی الحجہ جملہ ۱۳ دن ۱۹) روز جمعہ

پندرہ (۱۵) مقدس راتیں

۱) ماہ محرم کی پہلی رات ۲) شب عاشورا ۳) ماہ رجب کی پہلی رات

۴) رجب کی پندرھویں شب ۵) شب معراج ۶) شب براءت

۷) رمضان کی سترھویں رات ۸) تا ۱۲) رمضان کی اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں جملہ (پانچ راتیں) ۱۳) عیدالفطر کی شب

۱۴) عرفہ یعنی ۹ر ذی الحجہ کی شب ۱۵) عیدالاضحیٰ کی شب

کتاب ہٰذا میں اہم افضل ترین چوبیس (۲۴) دن اور دس (۱۰) راتوں کے فضائل، اعمال اور عبادات کی تفصیل قرآنی آیات اور احادیث کے دلائل سے دی گئی ہے۔

شب عاشوراء

۱　امام غزالی علیہ الرحمہ نے شب عاشوراء کو فضیلت والی راتوں میں شمار کیا ہے اور اس رات نوافل کی کثرت کی خاص تاکید فرمائی ہے۔ (احیاء العلوم)

۲　حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ عاشوراء کی رات میں چار رکعت نفل نماز اس ترکیب سے پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہو کر ایک سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں تو وہ گناہوں سے پاک ہوگا اور بہشت میں بے انتہاء نعمتیں حاصل ہوں گی۔ (فضائل الشہور والصیام)

عاشورہ کا دن

ماہ محرم کی دسویں تاریخ کا نام "روز عاشوراء" ہے جو تاریخ عالم میں بڑی عظمت و فضیلت والا دن ہے جبکہ خالق کردگار کی قدرت کی بڑی بڑی نشانیاں ظاہر ہوئیں اور انسانیت کو عظیم نعمتوں سے نوازا گیا۔

چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ ارشاد نبوی مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو زمین کو پہاڑوں کو سمندروں کو اور لوح و قلم کو عاشوراء کے دن ہی پیدا فرمایا نیز اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور آپ کی توبہ بھی قبول ہوئی۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام بھی عاشوراء کے دن پیدا ہوئے اور آپ کو خلیل اللہ کا لقب عطا فرمایا گیا اور آپ نے نارِ نمرود سے نجات پائی۔ عاشوراء کے دن ہی حضرات ادریس و عیسیٰ علیہما السلام آسمانوں پر زندہ اُٹھائے گئے، حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی طوفان میں سلامتی کے ساتھ جودی پہاڑ پر پہنچی، حضرت ایوب علیہ السلام کی بلائیں دور ہوئیں۔ اسی دن حضرت سلیمان علیہ السلام کو سلطنت ملی اسی روز حق تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی لغزش کو درگذر فرمادیا۔ اسی دن بنی اسرائیل کیلئے دریا پھٹ گیا اور فرعون سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسطرح نجات ملی کہ فرعون اپنے لشکر سمیت دریا میں غرق ہوگیا۔ عاشوراء کے دن ہی حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے زندہ و سلامت باہر آئے۔ اسی دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور روز عاشورہ ہی قیامت قائم ہوگی۔ اتفاق سے یہی وہ دن ہے کہ سبط رسول حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے خانوادہ کے اکثر شہزادوں اور دیگر رفقاء نے میدان کربلا میں شہادت کا جام نوش فرما کر پرچم حقانیت کو سربلند فرمایا۔ (غنیۃ الطالبین۔ صاوی)

عاشوراء کا روز

۱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یوم عاشوراء اور ماہ رمضان کے سوائے کسی اور دن کے روزہ کو اسکے غیر دن پر فضیلت دیتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (بخاری)

۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان کے بعد سب سے افضل روزہ اللہ کے مہینہ محرم (عاشوراء) کا روزہ ہے اور فرض کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے (مسلم)

۳ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محرم کی نو اور دس کو روزہ رکھو اور یہود کی مخالفت کرو (یعنی عاشوراء کا تنہا روزہ نہ رکھو۔ (ترمذی)

۴ حضرت ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ سے امید ہے کہ عاشوراء کا روزہ سابقہ ایک سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (ترمذی)

۵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء کا روزہ رکھا اور امت کو اسکا حکم دیا تو کچھ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ عاشوراء تو ایسا دن ہے کہ یہود و نصاریٰ بھی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں تو ارشاد فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال رہا تو نویں محرم کو بھی روزہ رکھوں گا۔ (مسلم)

مگر آئندہ سال آپ ﷺ نے دنیا سے پردہ فرمالیا اور تشریف فرما نہیں رہے۔

۶ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس نے یوم زینت (یعنی عاشوراء) کا روزہ رکھا اس نے سال بھر کے فوت شدہ روزوں کو پالیا۔ (ماثبت بالسنۃ)

۷ ام المومنین بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ چار عمل ایسے ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے کبھی نہیں چھوڑا ایک عاشوراء کا روزہ' دوسرا عشرۂ ذی الحجہ کا روزہ' تیسرے ہر مہینہ کے تین روزے اور چوتھے فجر کے پہلے دو رکعت سنت۔ (نسائی)

۸ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ عاشوراء کے دن رو رہے تھے۔ لوگوں نے وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ میں اس سال بیماری کی وجہ سے عاشوراء کا روزہ نہیں رکھ سکا۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ عاشوراء کے دن روزہ رکھنے والے کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ اسلئے افسوس کرکے میں رو رہا ہوں کہ اس سال میں اس فضیلت سے محروم رہ گیا۔ (انیس الواعظین)

روز عاشوراء کی نمازیں

۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے کہ دو سلاموں کے ساتھ چار رکعت نماز اسطرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ 'سورۂ زلزال ایک مرتبہ 'سورۂ کافرون ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص ایک مرتبہ پڑھیں اور نماز کے بعد ستر مرتبہ درود شریف پڑھیں۔(غنیۃ الطالبین)

۲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عاشوراء کے دن جو کوئی چار رکعت نماز اسطرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ کے بعد پچاس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو حق تعالیٰ اسکے گذشتہ پچاس سال کے گناہ اور آئندہ پچاس سال کے گناہ معاف فرمائیگا اور اسکے لئے ملأ اعلیٰ میں ایک ہزار نورانی محل بنائے گا (غنیۃ الطالبین)

۳ عاشوراء کے روز غسل کر کے دو رکعت نفل نماز اسطرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ اور سورہ اخلاص دس مرتبہ پڑھیں۔ سلام کے بعد آیۃ الکرسی ایک مرتبہ اور درود ابراھیمی نو مرتبہ پڑھکر دعا کریں عمر میں خیر وبرکت اور زندگی میں فلاح و نعمت حاصل ہو گی۔

روز عاشوراء کے مسائل

۱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عاشوراء کے دن اپنے اہل و عیال کے رزق میں فراخی و کشادگی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسکے رزق میں وسعت اور خیر وبرکت عطا فرمائے گا۔(ماثبت مبا لسنۃ)

۲ عاشوراء کے دن علماء کرام نے حسب ذیل باتوں کو مستحب قرار دیا ہے :

روزہ رکھنا صدقہ کرنا نفل نماز ادا کرنا قل ھو اللہ کی سورت ایک ہزار مرتبہ پڑھنا
علماء کی زیارت یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا اہل و عیال کے رزق میں وسعت کرنا
غسل کرنا سرمہ لگانا ناخن تراشنا مریضں کی عیادت کرنا دشمنوں سے ملاپ کرنا
دعائیں کرنا (فضائل الشہور 'انیس الواعظین)

یوم جمعہ

فضیلت جمعہ

قرآن پاک میں جمعہ کے نام سے ایک مکمل سورۃ ہے۔

۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوا جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی دن جنت میں داخل کئے گئے اور جمعہ کے دن ہی انھیں جنت سے (اترنے کا حکم ہوا) اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہو گی۔ (مسلم)

۲ حضرت ابو لبابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے بھی بڑا ہے۔ (ابن ماجہ)

۳ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے گا تو اس کیلئے اس قدم کے نیچے سے آسمان تک ایک نور بلند ہو گا اور اسکے دو جمعوں کے درمیان کے گناہ بخش دئے جائینگے۔ (ترغیب)

۴ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو کیونکہ یہ دن مشہود ہے جس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اسکا درود اس شخص کے درود ختم کرنے سے پہلے ہی میری بارگاہ میں پیش کر دیا جاتا ہے (مشکوٰۃ)

۵ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول ﷺ نے فرمایا جو کوئی مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات وفات پائے گا تو اللہ تعالیٰ اسکو قبر کے فتنے سے بچائے گا (ترمذی)

۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کسی مسلمان کی موت جمعہ کے دن ہو گی وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ (مجمع الزوائد)

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضور ﷺ ماہ ربیع الاول کی گیارہ تاریخ اور بارہویں شب کو اس خاکدان گیتی میں رونق افروز ہوئے جو عید الاعیاد کا دن ہے۔ یہ دن سارے مسلمانوں کیلئے بڑی خوشی اور برکت والا دن ہے کیونکہ آپ ہی کی بدولت حق تعالیٰ نے آسمان زمین دنیا اور ساری کائنات پیدا فرمائی۔

۱ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابو لہب کا انتقال ہو گیا تو اسکے خاندان والوں میں سے بعض نے اسکو (خواب میں) بری حالت میں دیکھا تو پوچھا مرنے کے بعد تجھے کیا بدلا ملا تو اس نے جواب دیا مجھے مرنے کے بعد کوئی راحت نہیں ملی سوائے اسکے کہ مجھے ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے (پانی) پلایا جاتا ہے (بخاری)

۲ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو لہب کی وفات کے ایک سال بعد میں نے اسکو خواب میں بری حالت میں دیکھا تو اس نے کہا کہ تم سے رخصت ہونے کے بعد میں کوئی راحت نہیں پایا مگر یہ کہ ہر پیر کے دن عذاب میں تخفیف ہوتی ہے۔ (فتح الباری شرح بخاری)

شارح بخاری فرماتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ پیر کے دن پیدا ہوئے اور ثویبہ (ابو لہب کی کنیز) نے ابو لہب کو حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشخبری سنائی تھی تو ابو لہب نے اسکو آزاد کر دیا تھا (فتح الباری شرح بخاری)

۳ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس نے میلاد النبی ﷺ کی محفل سجانے کیلئے ایک درہم خرچ کیا وہ جنت میں میرا ساتھی رہے گا۔ (نعمۃ الکبریٰ)

۴ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس نے میلاد النبی ﷺ کو باعظمت جانا تو اس نے اسلام کو زندہ کیا۔ (نعمۃ الکبری)

۵ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس نے میلاد النبی ﷺ منانے ایک درہم خرچ کیا تو گویا اس نے بدر و حنین کے غزوات میں شرکت کا ثواب پایا۔ (نعمۃ الکبری)

۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو میلاد النبی ﷺ کو باعظمت سمجھا اور مولود شریف پڑھنے کا ذریعہ بنایا تو وہ دنیا سے ایمان کی حالت میں جائے گا اور جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوگا۔ (نعمۃ الکبری)

لہٰذا ہر مسلمان کا فریضہ اور محبت رسول کا تقاضا ہے کہ بارہ ربیع الاول کی رات اور دن میں خصوصی طور پر میلاد النبی ﷺ کی محافل منعقد کریں اور حسب استطاعت اطعام طعام کے ذریعہ خوشیوں کا مظاہرہ کریں۔

شب معراج

قرآن

۱ سُبۡحَانَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ (بنی اسرائیل۔۱)

ترجمہ : پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندہ کو ایک آن رات میں مسجد حرام (خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) تک لے گئی جسکے اطراف ہم نے برکت دی ہے تاکہ اسکو اپنی نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

۲ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی O فَکَانَ قَابَ قَوۡسَیۡنِ اَوۡ اَدۡنٰی O فَاَوۡحٰۤی اِلٰی عَبۡدِہٖ مَاۤ اَوۡحٰی O (نجم ۸ تا ۱۰)

پھر وہ قریب ہوا، اور قریب ہوا، یہاں تک کہ صرف دو کمانوں کے برابر بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔ پس وحی کی اللہ نے اپنے بندے کی طرف جو وحی کی۔

عِنۡدَ سِدۡرَۃِ الۡمُنۡتَہٰی O (نجم۔۱۴)

ترجمہ : سدرۃ المنتہٰی کے پاس

مَازَاغَ الۡبَصَرُ وَمَا طَغٰی O (نجم۔۱۷)

ترجمہ : نہ آنکھ جھپکی نہ نظر بھٹکی

تفسیر

سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ نجم کی مذکورہ بالا آیات قرآنی میں حضور سرور کائنات ﷺ کے واقعہ معراج کا ذکر فرمایا گیا جسکی تفصیلات احادیث شریفہ میں بیان فرمائی گئی ہیں۔ اسکا خلاصہ درج ذیل ہے۔

احادیث

حق تعالیٰ نے یوں تو اپنے محبوب کو سر تاپا معجزہ بنا کر بھیجا لیکن معراج آپ کا ایسا نادر و نایاب معجزہ ہے جو آپ کے خصائص کبریٰ میں ہے اور یہ شرف سابق میں کسی بھی نبی یا رسول کو عطا نہیں کیا۔ وہ اسطرح کہ رات کے ایک مختصر ترین حصہ میں آپ اپنے جسم اقدس کے ساتھ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک پھر مسجد اقصیٰ سے آسمانوں کی سیر فرماتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ سے اوپر بھی جہاں تک باری تعالیٰ نے چاہا تشریف لے گئے اور عرش و کرسی لوح و قلم اور جنت و دوزخ وغیرہ آیات کبریٰ کا مشاہدہ فرمایا اور رب العرش کے دیدار اور اسکی بے انتہا نوازشوں و بے شمار عنایتوں بشمول نماز کی فرضیت سے سرفراز ہو کر اسطرح واپس ہوئے کہ ؎

زنجیر بھی ہلتی رہی بستر بھی رہا گرم تا عرش گئے اور چلے آئے محمد

جمہور علماء کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ معراج شریف کا واقعہ رجب کی ستائیسویں شب واقع ہوا۔

شب معراج کی عبادات

۱ ایک روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر

یوں تو رجب کا مہینہ بڑی فضیلت اور عظمت والا مہینہ ہے۔ چنانچہ رسول مقبول ﷺ کا ارشاد ہے کہ رجب عظمت والا مہینہ ہے جس میں نیکیوں کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ اس ماہ رجب کا ایک روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے۔ (ماثبت بالسنۃ)

۲ چار رکعت نماز

رجب کی ستائیسویں رات چونکہ شب معراج ہے اسلئے یہ رات یقیناً بابرکت ہے۔ شب معراج میں نماز پڑھنے سے متعلق حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ ارشاد نبوی ﷺ موجود ہے کہ رجب میں ایک رات ہے جس میں عمل کرنے والے کو ایک سو سال کی عبادت کا ثواب عطا کیا جاتا ہے اور وہ رات رجب کا مہینہ ختم ہونے سے تین دن پہلے کی (یعنی ستائیسویں) شب ہے۔ جو کوئی اس رات میں بارہ رکعت اسطرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی بھی سورہ پڑھے اور ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور آخر میں یہ وظیفہ پڑھے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (ایک سو مرتبہ)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ (ایک سو مرتبہ)

درود شریف ایک سو مرتبہ

اسکے بعد دنیا و آخرت کی اپنی حاجتوں کی تکمیل کیلئے دعا مانگے۔ پھر صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اسکی تمام دعائیں قبول فرمائے گا بشرطیکہ گناہ کی دعا نہ کرے۔ (ماثبت بالسنۃ۔ بیہقی)

۳ ایک سو برس کی عبادتوں کا ثواب

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص معراج میں عبادت کرے گا اسکو ایک سو برس کی عبادت کا ثواب ملے گا۔ (احیاء العلوم)

۴ روزہ سے بیس سال کے گناہ معاف

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد نبوی مروی ہے کہ ستائیس رجب میں میری بعثت ہوی۔ جو کوئی اس دن روزہ رکھے گا اور افطار کے وقت دعا کرے گا تو اس سے بیس سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (ماثبت بالسنۃ)

۵　ایک روزہ (۶۰) مہینوں کے روزوں کے برابر :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی ستائیسویں رجب کے دن کا روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے ساٹھ (۶۰) مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھے گا اور یہ وہی دن ہے کہ جس میں حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم ﷺ کے پاس رسالت کا پیغام لے کر آئے۔ (ماثبت بالسنۃ)

۶　صلوٰۃ التسبیح :

نور مجسم سید عالم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے چچا! کیا میں آپکو کچھ عطا نہ کروں، کیا میں آپ کو کچھ نہ بتاؤں کہ جب اس پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے، دانستہ یا نادانستہ، چھوٹے بڑے اور چھپے کھلے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔ (مشکوٰۃ)

پھر حضور اکرم ﷺ نے صلوٰۃ التسبیح کی ترکیب ذیل تعلیم فرمائی اور فرمایا اگر آپ سے ہو سکے تو یہ نماز روزانہ ایک بار پڑھ لیا کریں، اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعہ میں ایک بار پڑھ لیں اور اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو سال میں ایک بار پڑھ لیں اور اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو عمر میں ایک بار پڑھیں۔

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا طریقہ : چار رکعت صلوٰۃ التسبیح نفل نماز پڑھنے کی نیت سے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں ثناء کے بعد "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرْ" پندرہ (۱۵) مرتبہ پڑھیں پھر اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم اور بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۂ فاتحہ اور ضم سورہ پڑھنے کے بعد قیام کی حالت ہی میں دس (۱۰) مرتبہ اوپر کی تسبیح کو پڑھ لیں اور رکوع میں جائیں اور رکوع کی تسبیح کے بعد پھر اسی تسبیح کو دس (۱۰) مرتبہ پڑھیں پھر سمع اللہ لمن حمدہ کے ساتھ رکوع سے اٹھ کر کھڑے ہو کر یعنی یں قومہ میں اسی تسبیح کو دس (۱۰) مرتبہ پڑھیں۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائیں اور پہلے سجدہ میں سجدہ کی تسبیح کے بعد اسی تسبیح کو دس (۱۰) مرتبہ پڑھیں۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ سے سر اٹھا کر بیٹھے ہوئے یعنی جلسہ میں بھی اسی تسبیح کو دس (۱۰) مرتبہ پڑھیں پھر تکبیر کہہ کر دوسرے سجدہ میں جائیں اور سجدہ کی تسبیح کے بعد اسی تسبیح کو دس (۱۰) مرتبہ پڑھیں۔ اس طرح پہلی رکعت پوری ہو گئی اور ایک رکعت میں جملہ پچھتر (۷۵) مرتبہ یہ تسبیح پڑھی گئی۔ اسکے بعد حسب معمول دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت، پہلی رکعت کی طرح پوری کریں لیکن ہر رکعت میں اوپر کی ترکیب کے مطابق اوپر بتائے ہوئے مقامات پر پچھتر پچھتر مرتبہ اس تسبیح کو پڑھیں اور آخری قاعدہ کے بعد سلام پھیر دیں۔ صلوٰۃ التسبیح ختم ہو گئی آخر میں جو دعا چاہیں کریں۔

نوٹ : صلوٰۃ التسبیح دیگر دنوں اور راتوں میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔

شب براءت

قرآن

حٰمٓ ۝ وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِىْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝ (۴۴۔ دخان ا تا ۴)

تفسیر

۱ حضرت عکرمہ اور علماء کی ایک جماعت کے قول کے مطابق اس آیت شریفہ میں "لیلة مبارکة" سے مراد شب برات یعنی ماہ شعبان کی پندرھویں رات ہے۔ (تفسیر کبیر)

۲ حضرت اسمٰعیل حقیؒ اپنی تفسیر روح البیان میں اس آیت "فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ" کے تحت لکھتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس رات میں حضرت میکائیل علیہ السلام کو رزق کے بارے میں' حضرت عزرائیل علیہ السلام کو مصائب وآلام کے بارے میں اور دیگر فرشتوں کو دیگر احکام سپرد فرماتا ہے (تفسیر روح لبیان)

۳ شب برات میں بندوں کی روزیاں' انکی اموات وپیدائش' لڑائیاں' زلزلے' حادثات غرض سال بھر میں ہونے والے تمام واقعات کے احکام الگ الگ تقسیم کر دیئے جاتے ہیں اور ہر کام کے فرشتوں کو ان کا کام سونپ دیا جاتا ہے جسکی وہ سال بھر تک تعمیل کرتے رہتے ہیں۔ (تفسیر صاوی)

احادیث

۱ تجلی الٰہی

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا شعبان کی پندرھویں رات اللہ تعالیٰ سورج ڈوبنے کے وقت ہی سے آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی تجلی ظاہر ہوتی ہے) اور ارشاد فرماتا ہے کہ ہے کوئی بخشش مانگنے والا تو میں اسکو بخشش دوں ؟ ہے کوئی روزی مانگنے والا تو میں اسکو روزی عطا کروں ؟ ہے کو مصیبت زدہ (بلا میں مبتلا) تو اسکو میں عافیت و نجات دوں ؟ ہے کوئی فلاں فلاں حاجت والا تو اسکی حاجت کو میں پوری کردوں۔ حق تعالیٰ کی جانب سے اس قسم کی ندائیں ہوتی رہتی ہیں یہاں تک کہ صبح صادق طلوع ہو جاتی ہے (ابن ماجہ)

۲ زیارت قبور

ام المومنین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا۔ پھر یکایک جنت البقیع (مدینہ منورہ کے قبرستان) میں آپ پائے گئے تب آپ نے فرمایا اے عائشہ ! کیا تمہیں اس بات کا ڈر تھا کہ اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول تم پر زیادتی کرینگے ؟ میں نے کہا یارسول اللہ ! میں نے خیال کیا کہ شاید آپ ازواج مطہرات میں سے کسی اور کے پاس تشریف لے گئے ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (آج) شعبان کی پندرھویں رات کو آسمان دنیا پر نزول اجلال (تجلی) فرماتا ہے اور قبیلہ بنی کلب کی تمام بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ ایسے بندوں کو بخشد یتا ہے جو دوزخ کے مستحق ہو چکے ہوں۔ (ترمذی)

۳ سجدہ میں دعا

شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مدارج النبوہ میں حدیث نقل فرماتے ہیں کہ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے پندرھویں شعبان کی رات نماز کیلئے قیام فرمایا اور پھر اسقدر دراز سجدہ فرمایا کہ میں یہ گمان کرنے لگی کہ شاید آپ کی روح مبارک پرواز کر گئی ہے چنانچہ میں نے آپ کے قدم اقدس کا انگوٹھا ہلایا تو آنحضور ﷺ نے سر اقدس کو سجدے سے اٹھایا اور نماز سے فارغ ہو کر فرمایا اے عائشہ یہ شعبان کی پندرھویں رات ہے جس میں حق تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں پر خاص توجہ فرماتا ہے اور مغفرت مانگنے والوں کی مغفرت اور طالبان رحمت پر اپنی رحمت فرماتا ہے (مدارج النبوۃ)

۴ پیدائش و وفات پانے والوں کی فہرست

بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ ! کیا تم جانتی ہو کہ اس رات (پندرھویں شعبان) میں کیا ہوتا ہے ؟ بی بی نے عرض کی یارسول اللہ ! اس رات میں کیا ہوتا ہے ؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا جو بچہ اس سال پیدا ہونے والا ہے وہ اسی رات میں لکھا جاتا ہے اور سال بھر اولاد آدم سے جو ہلاک ہونے والا ہے اسکا نام لکھا جاتا ہے اور اسی رات میں ان کے اعمال بلند کیے جاتے ہیں اور اسی رات ان کے رزق نازل کیے جاتے ہیں۔ (بیہقی۔ مشکوٰۃ)

۵ شب براءت کے بدنصیب :

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب تجلی فرماتا ہے اور مشرک اور کینہ ور کے سوا تمام مخلوق کو بخشتا ہے۔(ابن ماجہ)

۶ بخشش سے محروم :

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث پاک نقل فرمائی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شعبان کی پندرھویں شب جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ! اپنا سر انور آسمان کی طرف اٹھائیے کہ یہ وہ رات ہے جس میں حق تعالیٰ تین سو رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے اور ہر اس شخص کو بخش دیتا ہے جو مشرک نہ ہو۔ مگر جادوگر اور کاھن ' شرابی اور سود خوار کو اس رات میں نہیں بخشتا جب تک کہ وہ توبہ نہ کرلیں۔(غنیۃ الطالبین)

شب براءت کے دیگر نام

شب براءت کے دیگر نام بھی ہیں مثلاً "لَيْلَةُ الرَّحْمَة" یعنی رحمت والی رات ' "لَيْلَةُ الْمُبَارَكَة" یعنی برکت والی رات۔ "لَيْلَةُ الصَّك" یعنی نجات کا پروانہ (چیک) ملنے کی رات۔ اس بابرکت رات کو شفاعت کی رات بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ ایک روایت کے بموجب حضور نبی کریم ﷺ نے شعبان کی تیرھویں شب اپنی امت کی شفاعت کرتے ہوئے دعا فرمائی کہ ایک تہائی امت کی شفاعت قبول ہوی۔ پھر چودھویں شب میں آپکی دعا پر دو تہائی امت کی بخشش کی خوشخبری ملی۔ آخر میں پندرھویں شب شعبان میں آپ نے مناجات فرمائی تو ساری امت کے حق میں آپ کی شفاعت کو شرف قبولیت حاصل ہوا سوائے خدائے عزوجل سے منہ موڑ کر سرکش اونٹوں کی طرح بھاگنے والے نافرمان بندوں کے۔

المختصر

مذکورہ بالا تفاسیر واحادیث کا یہ خلاصہ ہے کہ شب براءت بڑی ہی عظمت والی رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔ رب غفور اس رات میں اپنی تمام مخلوق کو بخش دیتا ہے مگر مشرک 'کینہ ور' جادوگر 'کاہن 'شرابی' والدین کا نافرمان اور سود خوار کو نہیں بخشتا جب تک وہ توبہ نہ کرلیں۔ اللہ تعالیٰ اس رات بني کلب قبیلہ کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ

اپنے ان بندوں کو مغفرت سے نواز تا ہے جو دوزخ کے مستحق ہو چکے تھے۔ اسی شب آئندہ سال پیدا ہونے والوں اور وفات پانے والوں کی فہرست لکھی جاتی ہے۔ اسی رات انسانوں کے اعمال بارگاہ ایزدی میں پیش کیے جاتے ہیں۔ اسی شب انسانوں کے رزق کے احکام مقررہ فرشتوں کے حوالے کیے جاتے ہیں۔ اسی شب رب العزت آسمان دنیا پر تجلی فرماتا ہے اور اپنے بندوں کی ایک ایک حاجت جیسے مغفرت 'رزق' نجات و عافیت وغیرہ کے بارے میں ندا دے کر بندوں کو متوجہ فرماتا اور انکی سب حاجتیں پوری کرنے کی بشارت دیتا ہے۔ شب براءت میں آنحضرت ﷺ مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں تشریف لے گئے۔

شب براءت میں عبادات

لہٰذا ایسی متبرک رات یعنی شب براءت کو عبادت و ریاضت میں گزارنا چاہیئے۔

۱ شب میں نماز دن میں روزہ :

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب شعبان کی پندرھویں رات ہو تو اس رات کو جاگو اور نمازیں پڑھو اور دن کو روزہ رکھو کیونکہ غروب آفتاب ہی سے حق تعالیٰ آسمان دنیا پر تجلی فرماتا ہے۔ (ابن ماجہ)

۲ چودہ رکعت نماز :

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکار دو عالم ﷺ کو شعبان کی پندرھویں شب میں یوں دیکھا کہ آپ کھڑے ہوئے اور چودہ رکعت نماز پڑھے جسکے بعد آپ نے سورۂ فاتحہ چودہ مرتبہ' قل هو الله احد کی سورۃ چودہ مرتبہ' قل اعوذ برب الفلق کی سورۃ چودہ مرتبہ' قل اعوذ برب الناس کی سورۃ چودہ مرتبہ' آیۃ الکرسی ایک مرتبہ اور لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ (کی آیت) پڑھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے اس عمل کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا جو کوئی اس طرح کا عمل کریگا تو اسکو بیس مقبول حج اور بیس سال کے مقبول روزوں کا ثواب ملے گا اور اگر وہ صبح میں روزہ کی حالت میں رہے تو اسکے لئے گذشتہ اور آئندہ دو سالوں کے روزوں کے برابر ثواب ملے گا۔ (بیہقی۔ ماثبت بالسنۃ)

۳ ایک سو رکعت نماز :

حضور رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص شب براءت میں ایک سو رکعت نماز پڑھیگا تو اللہ تعالیٰ اسکے پاس ایک سو فرشتے بھیجے گا جن میں سے تیس فرشتے اسکو جنت کی خوشخبری سنائیں گے، تیس فرشتے دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھیں گے، تیس فرشتے دنیا کی آفتوں سے دور کرینگے اور دس فرشتے اسکو شیطان کے مکروفریب سے بچائینگے۔(تفسیر کبیر۔ تفسیر صاوی)

۴ صلوٰۃالخیر

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب احیاء العلوم میں فرماتے ہیں پہلے کے بزرگان دین شعبان کی پندرھویں شب "صلوٰۃالخیر" نامی نماز پڑھا کرتے تھے جسکے بارے میں حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تیس صحابہ کرام نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جو شخص اس نماز کو اس شب براءت میں پڑھیگا تو اللہ تعالیٰ اسکی طرف ستر بار نظر (کرم) فرمائیگا اور ہر دفعہ اس کی نظر میں اسکی ستر حاجتیں اور مرادیں پوری کریگا جن میں سے ادنی اور کمتر مراد مغفرت اور بخشائش ہے۔ صلوٰۃالخیر کا طریقہ یوں بیان کیا گیا ہے کہ دودو رکعت پر ایک سلام کے ساتھ ایک سو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ ہر ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ گیارہ بار سورۂ اخلاص کی تلاوت کی جائے۔اور اگر چاہیں تو دس رکعتیں پڑھیں اس طرح کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سوبار سورۂ اخلاص کی تلاوت ہو۔(احیاء العلوم)

۵ چھ رکعت نماز :

پہلے کے اولیاء و صالحین سے شب براءت میں بعد نماز مغرب چھ رکعت نماز بھی منقول ہے اسطرح کہ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص چھ مرتبہ پڑھے اور بعد نماز ایک مرتبہ سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کرے اور دو رکعت کے بعد اللہ تعالیٰ سے درازی عمر کیلئے دعا کرے۔ اسی طرح چار رکعت کے ختم پر پھر سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کے بعد رزق میں برکت کیلئے دعا کرے اور اسی طرح چھ رکعت کے ختم پر سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کے بعد خاتمہ بالخیر کی دعا کرے۔ ہر بار سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کے بعد پندرھویں شعبان کی

مشہور دعا بھی پڑھ لے جو آگے کے صفحات پر ہے تو سلف صالحین کا قول ہے کہ اس نماز پڑھ والے کو ہر وہ چیز ملے گی جو اس نے مانگی ہے۔(اتحاف)

نوٹ : بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ سورۂ یٰسٓ نہ پڑھ سکے تو اسکی جگہ اکیس مرتبہ قل ھواللہ احد کی سورۃ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

۶ لاحول اور درود شریف :

چودہ شعبان کو آفتاب غروب ہونے کے قریب چالیس مرتبہ "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" اور ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسکے چالیس برس کے گناہوں کو بخشدے گا اور حوران بہشت کو اسکی خدمت کیلئے مقرر فرمائے گا(مفتاح الجنان)

۷ عجیب وغریب روایت :

علامہ صفوریؒ نے ایک عجیب وغریب واقعہ کو نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک پہاڑ کے پاس ایک خوبصورت گول پتھر ملاحظہ فرمایا تو اسکے اطراف گھومنے لگے۔وحی الٰہی آئی کہ اے عیسی ! کیا اس پتھر کے اندر کا راز تم پر ظاہر کردوں۔آپ نے اشتیاق ظاہر کیا تو پتھر شق ہو گیا اور آپ نے کیا دیکھا کہ اندر ایک شخص عبادت میں مصروف ہے اسکے قریب ایک انگور کی تازہ بیل ہے اور پاس ہی ایک نہر بھی جاری ہے۔دریافت پر اس شخص نے کہا کہ میں یہی انگور کھاتا ہوں اور اسی نہر کا پانی پیتا ہوں پھر اللہ کی عبادت میں مشغول ہو جاتا ہوں۔میرا یہ معمول چار سو برس سے اسی طرح جاری ہے۔حضرت عیسی علیہ السلام نے کہا الٰہی !اس عابد کی جیسی عبادت تو شاید تیرے کسی بندے نے بھی نہیں کی ہو گی تو ارشاد باری ہوا۔اے روح اللہ! میرے محبوب محمد ﷺ کی امت میں سے جو کوئی بھی شعبان کی پندرھویں رات میں صرف دو رکعت نماز پڑھے گا تو وہ امتی ثواب میں اس عابد کی چار سو برس کی عبادت سے افضل اور بہتر ہو گا۔یہ سن کر حضرت عیسی علیہ السلام نے دعا کرتے ہوئے یہ آرزو فرمائی کہ یارب تو مجھے حضرت محمد ﷺ کی امت میں داخل فرمادے۔(نزہۃ المجالس)

۸ صلوٰۃ التسبیح

شب براءت میں صلوٰۃ التسبیح بھی پڑھ سکتے ہیں جسکی فضیلت اور تفصیل شب معراج کی عبادات کے سلسلہ میں درج کردی گئی ہے۔

شب براءت کی خاص دعائیں

۱ شب براءت کی مشہور دعا:

اَللّٰھُمَّ یَا ذَالْمَنِّ وَلَا یُمَنُّ عَلَیْہِ ۔ یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۔ یَا ذَالطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ ۔ لَآاِلٰہَ اِلَّااَنْتَ ظَھْرَ اللَّاجِیْنَ ۔ وَجَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ ۔ وَاَمَانَ الْخَائِفِیْنَ O اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ شَقِیًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقْتَرًّا عَلَیَّ فِی الرِّزْقِ ۔ فَامْحُ اللّٰھُمَّ بِفَضْلِکَ شَقَاوَتِیْ وَحِرْمَانِیْ وَطَرْدِیْ وَاقْتِتَارَ رِزْقِیْ ۔ وَاَثْبِتْنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ سَعِیْدًا مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا لِّلْخَیْرَاتِ ۔ فَاِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ ۔ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنْزَلِ ۔ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ ۔ یَمْحُو اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ ج وَعِنْدَہٗٓ اُمُّ الْکِتَابِ O اِلٰھِیْ بِالتَّجَلِّی الْاَعْظَمِ ۔ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَھْرِ شَعْبَانَ الْمُکَرَّمِ ۔ اَلَّتِیْ یُفْرَقُ فِیْھَا کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ وَیُبْرَمُ اَنْ تَکْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ وَالْبَلْوَآءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا نَعْلَمُ ۔ وَمَا اَنْتَ بِہٖ اَعْلَمُ ۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ O

اس دعا کا ترجمہ: اے میرے اللہ! تو ہی سب پر احسان فرمانے والا ہے اور تجھ پر کوئی احسان نہیں کر سکتا ہے۔ اے بزرگی اور مہربانی رکھنے والے اور اے بخشش و انعام والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو ہی گرتوں کا تھامنے والا ہے۔ بے پناہوں کو پناہ دینے والا، اور ڈرنے والوں کا سہارا ہے۔ اے اللہ! اگر تو نے مجھے اپنے پاس ام الکتاب میں بھٹکا ہوا یا محروم یا کم نصیب لکھ دیا ہے تو اے اللہ! اپنے فضل سے میری ذلت 'بدبختی' راندگی اور روزی کی کمی کو مٹادے اور اپنے پاس مجھے ام الکتاب میں خوش نصیب 'وسیع الرزق اور نیک کردے۔ بیشک تیرا یہ کہنا تیری کتاب میں جو تیرے نبی مرسل پر نازل کی گئی سچ ہے کہ اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے ثبت کر دیتا ہے اور

اسی کے پاس ام الکتاب ہے۔ اے خدا ! تجلی اعظم کا صدقہ ' اس نصف شعبان مکرم کی رات میں کہ جس میں ہر حکمت والے کاموں کو تقسیم کیا جاتا ہے میری بلاؤں کو دور فرما خواہ میں ان کو جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں اور جن سے تو واقف ہے۔ بیشک تو ہی سب سے برتر اور بڑھکر احسان فرمانے والا ہے۔ اللہ کی رحمت و سلامتی ہو ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی آل اور صحابہ پر اور ساری تعریف اللہ کیلئے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ (آمین ثم آمین)

۲ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ قَلْباً تَقِیّاً مِّنَ الشِّرْكِ نَقِیّاً لَا فَاجِراً وَّلَا شَقِیّاً

ترجمہ : اے للہ ! مجھے ایسا پاکیزہ دل عطا فرما کہ جو شرک سے پاک ہو جو گناہگار اور سخت نہ ہو۔

۳ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

ترجمہ : اے اللہ ! تو معاف کرنے والا کرم والا ہے ' معافی کو پسند فرماتا ہے تو مجھے معاف فرمادے۔

۴ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

ترجمہ : اے اللہ ! میں تجھ سے درگزر اور عافیت اور دین و دنیا اور آخرت میں دائمی عافیت مانگتا ہوں۔

۵ ام المومنین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پندرہ شعبان کی رات میں نے حضور ﷺ کو یہ دعا کرتے سنا

اعوذ بعفوك من عقابك أعوذ برضاك من سخطك واعوذبك منك جل وجهك ؕ اللهم لا احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك (بیہقی)

ترجمہ : اے اللہ ! میں تیری سزا سے تیرے عفو کی پناہ چاہتا ہوں اور تیرے غصہ سے تیری رضا کی پناہ چاہتا ہوں اور تیری سختیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ ! میں تیری تعریف کا شمار نہیں کر سکتا۔ تیری ذات ایسی بلند و بالا ہے جیسے کہ تو نے خود فرمایا

۶ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پندرھویں شعبان کی شب یہ دعا بھی فرمائی

سَجَدَ لَكَ خَیَالِیْ وَ سَوَادِیْ وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِیْ فَھٰذِهٖ یَدِیْ وَمَا جَنَیْتَ بِھَا عَلٰی نَفْسِیْ یَا عَظِیْمُ یُرْجٰی لِكُلِّ عَظِیْمٍ ۠ اِغْفِرَ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ ۠ سَجَدَ وَجْھِیْ لِلَّذِیْ خَلْقَهٗ وَصَوَّرَ وَ شَقَّ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ (بیہقی)

ترجمہ : میرے ظاہر و باطن نے تجھکو سجدہ کیا اور میں سچے دل سے تجھ پر ایمان لایا ' تو یہ میرا ہاتھ ہے اور جو کچھ میں نے اس (ہاتھ) سے اپنی جان پر گناہ کئے ہیں ' اے عظمت والے ! بڑے گناہ کو معاف فرمادے ' میں نے اس ذات اقدس کو سجدہ کیا جس نے اس (انسان) کو پیدا فرمایا اور صورت بنائی اور کان اور آنکھیں عطا فرمائیں۔

شب براءت کے اعمال :

۱ زیارت قبور :

شب براءت کے موقع پر قبرستان جانا اور قبور کی زیارت کرنا سنت نبوی ہے۔ زیارت قبور کے صحیح اور مسنون طریقہ کی تفصیل کیلئے ہماری کتاب "رسالہ زیارت قبور" ملاحظہ فرمائیں۔

۲ فاتحہ وایصال ثواب :

شب براءت میں اپنے فوت شدہ والدین ، عزیز ، رشتہ دار اور دیگر بزرگوں کی روحوں کو ضرورت ثواب پہنچائیں۔ جسکے لئے یا تو قرآنی آیات ، تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھنے کے ذریعہ یا غرباء و مستحقین کو خیرات دینے کے ذریعہ یا کچھ طعام پکا کر اس پر فاتحہ خوانی کے ذریعہ۔ ہر صورت میں اموات کو ثواب پہنچتا ہے۔ فاتحہ ایصال ثواب کا مدلل ثبوت اور فاتحہ خوانی پر اعتراضات کے قرآن و حدیث کی روشنی میں جوابات کیلئے ہماری کتاب "رسالہ فاتحہ اموات" کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔

۳ شب براءت میں اموات کی ارواح کی گھر پر آمد :

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ شعبان کی پندرھویں رات یعنی شب براءت میں مُردوں کی روحیں اپنے گھروں کے دروازوں پر جاکر پکارتی ہیں کہ اے گھر والو ! ہم پر رحم و مہربانی کرو اور آج کی رات ہمارے لئے کچھ صدقہ دو کیونکہ ہم لوگ ایصال ثواب کے محتاج ہیں۔ ہمارے اعمال کا دروازہ بند ہو چکا اور تمھارے اعمال ابھی جاری ہیں روحیں اپنے خویش واقارب کو کچھ ایصال ثواب کے نیک اعمال کرتے ہوے دیکھتی ہیں تو خوشی خوشی واپس ہوتی ہیں ورنہ مایوسی اور ناامیدی کی حالت میں غمگین آواز سے روتی ہوی ان کلمات کے ساتھ واپس ہوتی ہیں کہ یا اللہ ! جس طرح انھوں نے ہمکو ناامید اور محروم کردیا اسی طرح تو بھی اپنی رحمت سے انھیں ناامید و محروم فرمادے۔ (ایتان الارواح)

۴ حلوایا میٹھے پر فاتحہ

شب براءت کے موقع پر اہل سنت والجماعت کے پاس اکثر حلوا پکا کر اس پر فاتحہ خوانی کے ذریعہ اموات کو ایصال ثواب کرنے کا رواج ہے جس پر بعض گوشوں کی جانب سے طرح طرح کے اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ اس فاتحہ میں حلوہ ہی نہیں دیگر مختلف قسم کے کھانے بھی ہوتے ہیں۔ البتہ حلوہ اس رات میں اسلئے مرغوب ہوا کرتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو میٹھی چیز بے حد پسند تھی جیسا کہ بخاری شریف کی ایک حدیث شریف میں ہے "کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ" یعنی رسول اللہ ﷺ حلوا (یعنی میٹھا یا شیرینی) اور شہد کو پسند فرماتے تھے۔ غالباً اسی سنت نبوی پر عمل کا عام مسلمانوں میں رواج پڑ گیا جو کسی طرح بھی قابل اعتراض نہیں بلکہ اس میں ہمارے آقا سرور کائنات ﷺ کی پسند کا پہلو موجود ہے۔

۵ چڑوے پر فاتحہ :

شب براءت میں عم رسول حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے نام سے ہندوستان میں چڑووں پر فاتحہ خوانی کے ذریعہ ایصال ثواب کیا جاتا ہے حالانکہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ تو پندرہ شوال کو شہید ہوے ہیں۔ اسکا پس منظر یہ ہے کہ غزوۂ اُحد سے واپسی پر حضور اکرم ﷺ اپنے چچا کے شہید ہو جانے پر بے حد مغموم تھے۔ مدینہ منورہ میں اسی جنگ کے دیگر شہداء کے عزیز و اقارب اپنے اپنے شہداء پر اظہار غم کرنے اور رونے لگے تو حضور ﷺ نے اس شور وغل کے بارے میں دریافت فرمایا حقیقت سے واقف ہوے تو آپ نے فرمایا افسوس میرے چچا کا رونے والا کوئی نہیں ہے۔ تو فوراً صحابہ نے ان رونے والوں سے کہا کہ پہلے عم رسول حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر غم کا اظہار کرو اور بعد اپنے اپنے شہیدوں پر۔ غالباً اسی سنت صحابہ کو پیش نظر رکھتے ہوے ہندوستان میں کسی عاشق رسول بزرگ نے بھی یہ روایت قائم کر دی کہ شب براءت میں اپنے مردوں کی فاتحہ سے قبل چڑووں پر حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے نام فاتحہ خوانی کریں جو یقیناً عشق و محبت رسول کی دلیل ہے۔

شب براءت میں آتش بازی :

اپنے مردوں کی روحوں کو فاتحہ خوانی میں عود و لوبان کی خوشبو سے خوش کرنے کے بجائے اکثر

دین ناآشنا مسلمان اپنے گھروں میں شب براءت میں آتش بازی کے ذریعہ بارود کی بدبو پھیلا کر اپنے مردوں کی روحانی بددعا کے مستحق بن جاتے ہیں۔ آتش بازی کی لعنت کا اسلام سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں کیونکہ ہم تو نور کے شیدائی ہیں بھلا ہمیں نار (آگ) سے کیا واسطہ۔ دراصل آتش بازی ایسا اسراف یا ایسی فضول خرچی ہے جس میں نہ دنیا کا کوئی فائدہ ہے نہ آخرت کا کوئی مفاد ہے بلکہ ایسے اسراف کے خلاف قرآن پاک میں وعیدیں آئی ہیں مثلاً

۱ ارشاد ربانی ہے "وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِباً وَلَهْواً (۷۔ اعراف۔ ۵۱)
یعنی اے ہمارے حبیب ! آپ ان لوگوں سے قطع تعلق کردو جنھوں نے اپنے دین کو کھیل ٹھٹھہ اور تماشا بنا رکھا ہے۔ اس آیت شریف میں آگے ان لوگوں کو ہلاکت اور گرم پانی پینے کا دردناک عذاب سنایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سبکو اس عذاب سے بچائے۔

۲ دوسری وعید قرآن میں ارشاد ہے "وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْراً اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْراً۔ (۱۷۔ بنی اسرائیل۔ ۲۷)
ترجمہ : اور بیجا خرچ نہ کرو۔ بیشک بیجا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے رب کا نافرمان ہے۔

غور کا مقام ہے آتشبازی جیسے لغو کام پر جب اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول ﷺ ہی تم سے قطع تعلق کر لیں تو پھر نجات کس کے دروازے پر تلاش کرو گے اور کس کی شفاعت کی امید ہوسکتی ہے۔ للہذا اس بُری بدعت اور قبیح رسم سے دور رہیں اور اللہ کی عطا کردہ دولت اس فضول خرچی میں ہرگز نہ صرف کریں۔ کیونکہ قرآن ہی میں ارشاد ربانی ہے ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ (۱۰۲۔ التکاثر۔ ۸) یعنی اس دن پھر تم سے نعمتوں کے متعلق پرسش ہوگی۔

للہذا جو حضرات ان قرآنی وعیدوں سے ناواقف تھے اب ہمیشہ کیلئے توبہ کر کے آتش بازی کے قریب تک نہ پھٹکیں ورنہ اسکے عواقب سے واقف ہونے کے باوجود اس لعنت میں دیدہ ودانستہ گرفتار ہونے والوں کا حال نیکیاں برباد اور گناہ لازم کے مصداق ہے۔

شب قدر

قرآن

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ○ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ○ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ○ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ○ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ○

ترجمہ : بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں اتارا ہے۔ اور اے حبیب ! آپ کچھ جانتے ہیں کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور روح اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے، ہر کام کیلئے سلامتی ہے، یہ فجر طلوع ہونے تک رہتی ہے۔

تفسیر

۱ ایک دن حضرت رسول مقبول ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک عابد کا واقعہ بیان فرمایا جو ایک ہزار مہینوں تک مسلسل عبادت اور جہاد میں مصروف رہا کرتا تھا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) ! آپ کے ابیتوں کی عمریں تو بہت کم ہیں پھر بھلا ہم لوگ اتنی عبادت کس طرح کر سکیں گے؟ آنحضرت ﷺ اس استفسار پر فکر مند ہوئے تو اسی وقت اللہ تعالیٰ نے سورۂ قدر نازل فرمائی جس میں خوشخبری دی گئی کہ اے محبوب ! ہم نے تمھاری امت کو ایک رات ایسی عطا کی ہے کہ وہ ایک ہزار مہینوں سے افضل اور بہتر ہے۔

۲ روایت ہے کہ اس شب قدر میں جبرئیل علیہ السلام ملائکہ کے لشکر کے ساتھ چار پرچم لئے ہوئے زمین پر نازل ہوتے ہیں ایک پرچم گنبد خضرا پر، ایک پرچم خانہ کعبہ پر، ایک پرچم بیت المقدس کی چھت پر اور ایک پرچم کوہِ طور پر لہراتے ہیں اور یہ فرشتے مومنوں کے گھروں میں داخل ہو کر ہر ایسے مومن مرد و عورت کو سلام کرتے ہیں جو اس رات عبادت میں مشغول ہوں مگر جن گھروں میں بت یا تصویر یا کتا ہو یا جن مکانوں میں شرابی، خنزیر کھانے والا یا غسل جنابت نہ کرنے والا یا کسی شرعی وجہ کے بغیر اپنی رشتہ داری کو قطع کر دینے والا ہو تو ان گھروں میں یہ فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (تفسیر روح البیان)

۳ کتوں کا بھونکنا، گدھوں کا کم پکارنا، کھارے پانی کا میٹھا ہو جانا، درختوں اور جانوروں وغیرہ کا سجدہ کرنا یا آواز بلند ذکر الٰہی کرنا کسی چمکدار روشنی کا یکدم جگمگا اٹھنا یہ سب شب قدر کی علامتیں ہیں۔ (تفسیر صاوی)

احادیث

۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شب قدر کے بارے میں فرمایا کہ بیشک اس رات زمین میں فرشتوں کی تعداد کنکریوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ (مسند احمد)

۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد نبوی مروی ہے کہ بیشک یہ مہینہ (رمضان) تمھارے پاس آیا اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اس سے محروم رہا تو وہ ہر بھلائی سے محروم رہا اور اسکی بھلائی سے وہی شخص محروم رہتا ہے جو اصلاً محروم ہے۔ (ابن ماجہ)

۳ ام المومنین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کو تم ماہ رمضان کے آخری دس دنوں کی طاق راتوں (یعنی اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، اور انتیسویں راتوں) میں تلاش کرو۔ (بخاری و مسلم)

۴ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے شب قدر سے متعلق یہ ارشاد نبوی مروی ہے کہ شب قدر ستائیسویں شب رمضان ہے۔ (ابو داؤد)

۵ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور اکثر علماء کا قول ہے کہ شب قدر رمضان کی ستائیسویں رات ہے۔ (روح البیان)

۶ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے قسم کھا کر فرمایا کہ شب قدر رمضان کی ستائیسویں رات ہے اور اسکی نشانی یہ ہے کہ شب قدر کی صبح کو سورج طلوع ہوتا ہے تو اس میں شعاع نہیں ہوتی (مشکوٰۃ۔ مسلم)

شب قدر کی نمازیں

۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی شب قدر میں ایمانی جذبہ کے ساتھ ثواب طلب کرنے کی نیت سے نماز پڑھے گا اسکے سابقہ گناہ معاف فرمائے جائینگے۔ (بخاری)

۲ شب قدر میں چار رکعت نماز نفل اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد انا انزلنه فی لیلة القدر کی سورۃ تین مرتبہ اور قل هو الله احد کی سورۃ پچاس مرتبہ پڑھے پھر سلام کے بعد سجدے میں جا کر ایک مرتبہ سبحان الله والحمد لله ولآ اله الا الله والله اکبر پڑھے اور سجدے سے سر اٹھا کر جو جائز دعا مانگے انشاء اللہ مقبول ہو گی (فضائل الشہور والایام)

۳ صلوٰۃ التسبیح کی چار رکعت پڑھے جسکی ترکیب شب معراج کی عبادات میں درج کر دی گئی ہے۔

شب قدر کی دعائیں :

۱ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مجھے بتایئے کہ اگر مجھے شب قدر مل جائے تو میں کون سی دعا پڑھوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم یہ دعا پڑھو :

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ (مشکوٰۃ)

ترجمہ : اے اللہ ! تو بہت معاف فرمانے والا ہے اور معاف کرنا تجھے پسند ہے تو مجھے معاف فرمادے

۲ یہ دعا بھی جس قدر زیادہ ہو سکے پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِی الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

ترجمہ : اے اللہ ! میں تجھ سے درگزر اور عافیت اور دین و دنیا اور آخرت میں دائمی عافیت مانگتا ہوں۔

عید الفطر

شب عید الفطر

عید الفطر کی رات اور دن بھی نہایت بابرکت اور افضل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا رد نہیں کی جاتی جمعہ کی رات' رجب کی پہلی رات' شعبان کی پندرھویں رات اور عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی راتیں۔ (تفسیر روح البیان)

روز عید الفطر

۱ عید الفطر کے دن مسلمانوں کو مسواک کرنا غسل کرنا۔ موجودہ کپڑوں میں سے اچھے کپڑے پہننا' عطر لگانا' سرمہ لگانا' اور نماز کے پہلے کچھ کھانا مستحب ہے۔

۲ آنحضرت ﷺ نے نماز عید ہمیشہ آبادی سے باہر عید گاہ میں ادا فرمائی ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو بھی اس سنت نبوی ﷺ کی پابندی کرنی چاہئے۔ ضعیف اور معذور لوگ محلّہ کی مسجد میں نماز عید ادا کر سکتے ہیں۔

۳ عید گاہ کو ایک راستہ سے جانا اور دوسرے راستہ سے آنا مستحب ہے۔ نماز عید الفطر کیلئے عید گاہ کو جاتے ہوئے راستہ میں تکبیر آہستہ کہنا چاہئے تکبیر یہ ہے: اَللّٰہُ اَکْبَرَ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرَ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ واللّٰہُ اَکْبَرَ ۔اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدِ

۴ نماز عید کا وقت آفتاب بلند ہونے کے بعد سے زوال آفتاب کے پہلے تک ہے۔ نماز عید سے پہلے نوافل نہ پڑھی جائیں۔

۵ نماز عید دو رکعت مع چھ تکبیرات کے واجب ہے اس طرح کہ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ و ثناء کے بعد تین تکبیرات زائد کہی جائیں۔ اور دوسری رکعت میں بعد قراءت تین تکبیرات زائد کہی جائیں۔ اور چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع کیا جائے تکبیرات زوائد میں امام کے ساتھ ہر تکبیر کے موقع پر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں۔ اور تکبیر کہہ کے چھوڑ دیں مگر پہلی رکعت کی تیسری

تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیں۔

۶ امام کو چاہئے کہ عیدالفطر میں نماز عید کے بعد دو خطبے پڑھے جس میں لوگوں کو احکام فطرہ وغیرہ کی تعلیم دیجائے۔

۷ ائمہ مساجد کو چاہئے کہ عیدالفطر سے پہلے جو جمعہ آئے اُس کے خطبہ اولیٰ میں بھی احتیاطاً احکام مذکورہ بالا مسلمانوں کو سنادیں۔

۸ مقتدیوں پر واجب ہے کہ دونوں خطبے خاموشی کے ساتھ سنیں خطبہ سنائی نہ دے تب بھی باتیں نہ کریں اور نہ ملاقات' مصافحہ' معانقہ وغیرہ میں مشغول ہوں۔

ماہ شوال کے چھ روزے

۱ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا جو رمضان کے روزے رکھا اور اسکے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھے۔(مسلم)

۲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اسکے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائیگا جسطرح وہ اپنی پیدائش کے دن تھا۔(ترغیب وترہیب)

ذی الحجہ

عشرۂ ماہ ذی الحجہ کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (ذی الحجہ) کے ان دس دنوں کے مقابل میں کوئی دن ایسے نہیں ہیں کہ جن میں اللہ تعالیٰ کیلئے کیا جانے والا نیک عمل زیادہ محبوب ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ ! کیا خدا کی راہ میں جہاد بھی نہیں ہے۔ فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد بھی نہیں مگر وہ مرد جو اپنے جان و مال لیکر نکلا اور ان میں سے کسی چیز کے ساتھ واپس نہیں آیا۔ (مشکوٰۃ)

یوم عرفہ کا روزہ

۱ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ یوم عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کے دن کا روزہ ایک ہزار دن کے روزوں کی طرح ہے۔ (بیہقی)

۲ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ عرفہ کے روزہ سے ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ ہو جائیگا۔ (ترمذی)

یوم عرفہ کی نماز :

۱ حضرت علی شیر خدا اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص عرفہ کے دن دو رکعت نماز اسطرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ سورۂ فاتحہ تین مرتبہ آمین کے ساتھ پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ سورۂ کافرون تین مرتبہ پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ سورۂ اخلاص ایک مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے گواہ رہو میں نے اسکے گناہ معاف کردئے۔ (غنیۃ الطالبین)

۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے عرفہ کے دن ظہر و عصر کے درمیان چار رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے ہزار ہزار نیکیاں لکھے گا اور قرآن کے ہر حرف کے بدلے جنت میں ایک درجہ بلند فرمائے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

شب عرفہ و عید الاضحیٰ

حضور سرور کونین ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے پانچ راتیں زندہ کیں (یعنی عبادت میں جاگیں) تو اسکے لئے جنت واجب ہے۔ وہ راتیں ہیں شب ترویہ (یعنی ۸ ر ذی الحجہ) شب عرفہ (یعنی ۹ ر ذی الحجہ) شب قربانی (یعنی ۱۰ ر ذی الحجہ) شب عید الفطر اور شب براءت (روح البیان)

سلام

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک • یا حبیب سلام علیک صلوٰت اللہ علیک

آپ ختم المرسلیں ہیں — حامل شرع متیں ہیں
سبز گنبد کے مکیں ہیں — رحمۃ للعالمیں ہیں

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

وقت تھا کتنا سہانا — جب ہوا تشریف لانا
ہو کے خوش سارا زمانہ — گا رہا تھا یہ ترانہ

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

آئے وہ دن وہ مہینہ — جب ہمارا بھی سفینہ
چل پڑے سوئے مدینہ — یا مراد العاشقین

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

پوری یارب یہ دعا ہو — روبرو گنبد ہرا ہو
با ادب یہ سر جھکا ہو — اور زباں سے یوں ادا ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

[illegible] — [illegible]
دیکھتے ہی شکل پیاری — دور ہو تکلیف ساری

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

صوفی اعظم عاصی و بد — کیا کرے مدح محمد
ہے کوئی توصیف کی حد — حامد و محمود و احمد

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

مرتب کے دیگر کتب

عمرہ و حج اور زیارت مدینہ — حج کے جملہ فقہی مسائل ترتیب وار اور نہایت عام فہم۔

فضائل درود شریف : درود شریف کے فضائل ایک نئے انداز و نہج کے ساتھ۔

اوراد قادریہ حصہ اول و دوم : حضرت غوث اعظمؓ کے خصوصی وظائف مع اردو ترجمہ پہلی بار۔

اوراد قادریہ حصہ سوم : حضرت غوث اعظمؓ کے روز مرہ وظائف مع اردو ترجمہ پہلی بار۔

دلائل الخیرات : درودوں پر مشتمل حضرت محمد بن سلیمان جزولی کی شہرۂ آفاق کتاب مع اردو ترجمہ۔

بشائر الخیرات : حضرت غوث اعظمؓ کے مرتبہ درود و دعا مع اردو ترجمہ۔ (زیر طبع)

تجلیات مدینہ : مؤلف کے منتخبہ نعتیہ کلام کا مجموعہ۔

تحفة الصوفيه : صحیح نصاب زکوٰۃ پر نفیس تحقیق۔ ترجمہ مع ضمیمہ۔

ZAKAT — تحفة الصوفيه کا انگریزی ترجمہ۔

تجلیات بغداد : بغداد شریف میں آرام فرما انبیاء، آل رسول، صحابہ، ائمہ، صوفیہ و اولیاء کی سوانح۔

سر الاسرار مع اردو ترجمہ و تحشیہ نور الانوار : حضرت سیدنا غوث اعظمؓ کی تصوف پر معرکۃ الآرا کتاب۔

مقدس ٹیکمال : ٹیکمال قریب میدک کے اولیائے کرام کے تاریخی حالات و کرامات۔

مکتوباتِ غوث اعظمؓ : فارسی مکتوبات غوث اعظمؓ کا اردو ترجمہ پہلی بار۔

شاہد الوجود : ڈیڑھ صدی قدیم فارسی مخطوطہ تصوف مع اردو ترجمہ قابل دید کتاب۔

رسالہ فاتحہ اموات — حیات اموات، ایصال ثواب، عرس، فاتحہ سیوم، ہفتم، دہم، چہلم وغیرہ کا شرعی ثبوت۔

عظمت اولیاء کرام : اولیاء کرام کی عظمت اور انکا مقام قران و حدیث کی روشنی میں۔

حالات حضرت حسین شاہ ولیؒ — حضرت حسین شاہ ولیؒ کے حالات مستند کتب کے حوالوں سے۔

عظمت والدین : ماں باپ کا رتبہ قرآن و حدیث کی روشنی میں۔

THE DIGNITY OF PARENTS — "عظمت والدین" کا انگریزی ترجمہ

ESSAYS ON ISLAMIC TOPICS — کا اردو ترجمہ۔

ملنے کا پتہ

سید الصوفیہ اکیڈمی۔ 21-1-247 "تصوف منزل"

قریب ہائیکورٹ۔ حیدرآباد۔ ۵۰۰۰۰۲ فون 4562636 -040

WWW.SOOFIAZAM.COM

360/ROP.

ھو المعز

وذكرهم بايام الله (ابراھیم۔۵)

اور لوگوں کو اللہ کے دنوں کی یاد دلاتے رہو

مبارک دن مقدس راتیں

☆

مرتبہ

حضرت العلامہ قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری مدظلہ

(صدر کل ہند جمعیۃ المشائخ)

بحسنِ تعاون

جناب الحاج یوسف شریف صاحب

ریلوے انجینیر (ریٹائرڈ)

اشاعت

سید الصوفیہ اکیڈمی رجسٹرڈ حیدرآباد